www.KitaboSunnat.com



محمد عاطف بیگ

# امریکی جارحیت کے گیارہ سال: ایک جھلک

① ۲۱ ستمبر ۲۰۰۱ء:... وائس آف امریکہ VOA کی ریڈیو پشتو سروس کا نمائندہ بذریعہ سٹیلائیٹ فون ملا عمر سے پوچھتا ہے:

VOA: آپ اسامہ بن لادن کو نکال کیوں نہیں دیتے؟

ملا عمر: اسامہ بن لادن کا مسئلہ نہیں ہے، مسئلہ 'اسلام' کا ہے۔ اسلام کی شان و شوکت کا سوال ہے اور افغانوں کی روایت کا۔

VOA: آپ کو پتہ ہے کہ امریکہ نے دہشت گردی کے خلاف جنگ کا اعلان کر دیا ہے؟

ملا عمر: میرے سامنے دو دعوے ہیں۔ ایک دعویٰ اللہ کا جو فرماتا ہے کہ میری زمین بڑی وسیع ہے۔ جو میرے راستے میں ہجرت کرے گا، اسے پناہ ملے گی۔ دوسرا دعویٰ بش کا جس کا کہنا ہے کہ تم زمین پر کہیں بھی چھپ جاؤ، میں تمہیں ڈھونڈ نکالوں گا۔ ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ دعویٰ کس کا سچا ہے۔

VOA: تو آپ اسامہ بن لادن کو حوالے نہیں کریں گے؟

ملا عمر: ہم ایسا نہیں کر سکتے۔ ایسا کرنے کا مطلب ہو گا: ایمان کا خاتمہ؛ ہم مسلمان نہ رہیں گے۔ اگر ہم حملے سے خوفزدہ ہوتے تو اُس کو چند سال قبل اسی وقت حوالے کر چکے ہوتے جب ہمیں پہلی بار حملے کی دھمکی دی گئی تھی۔ امریکہ اگر چاہے تو ہم پر دوبارہ حملہ کر سکتا ہے اور اس بار ہمارا کوئی دوست بھی نہیں ہے۔

VOA: اگر آپ لوگ اپنی پوری قوت سے بھی لڑو تو کیا ایسا کر سکتے ہو؟ امریکہ کیا آپ کو مارے گا نہیں، اور آپ کے لوگ کیا نقصان نہ اٹھائیں گے؟

ملا عمر: مجھے پورا یقین ہے، ایسا نہ ہو سکے گا۔ اس کو یاد رکھنا، ہم اللہ پر بھروسے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتے اور جو بھی اس پر یقین رکھے گا، اللہ اس کی مدد فرمائے گا اور اسے کامیاب



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کرے گا۔

④ ۱۵ نومبر ۲۰۰۱ء:.... BBC ریڈیو کی پشتو سروس کا نمائندہ:

BBC: آپ کا افغانستان کی موجودہ صورتحال کے بارے میں کیا خیال ہے؟

ملا عمر: تم اور تمہارے غلام ذرائع ابلاغ نے یہ سوال پیدا کیا ہے، وگرنہ افغانستان کی موجودہ صورتحال کا تعلق ایک عظیم مقصد سے ہے اور وہ ہے: 'امریکہ کی تباہی' اور دوسری طرف اس کا تعلق ''طالبان کی صفوں میں سے منافقین کی صفائی سے ہے۔''

BBC: 'امریکہ کی تباہی' آپ کا اس سے کیا مطلب ہے؟ کیا آپ کے پاس ایسا کرنے کا کوئی مضبوط منصوبہ ہے؟

ملا عمر: یہ منصوبہ خود بخود آگے بڑھ رہا ہے اور ان شاء اللہ یہ ہو کر رہے گا۔ اگرچہ یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو کہ انسانی قوت و عقل سے ماورا ہے لیکن اگر اللہ کی مدد شامل حال رہی تو یہ بہت تھوڑے وقت میں ہو جائے گا، اس پیشین گوئی کو یاد رکھنا...!!

③ ۷ اکتوبر ۲۰۰۱ء:... طاغوتِ اعظم امریکہ صلیبی جنگ کا نعرہ بلند کرتا ہوا سرزمین جہاد پر حملہ آور ہوتا ہے، افغانستان کی گلیوں میں موت کا رقص شروع، آوازیں بند اور لہجے گنگ، زمین کارپٹ بمباری سے ہلنے لگتی ہے۔ کروز اور ڈیزی کٹر ہواؤں کا سینہ یوں چیرنے لگتے ہیں جیسے ہزاروں بگولے یک دم چلنے لگے ہوں۔ ہیل فائر رات کے اندھیرے میں روشنی کا خنجر گھونپ دیتی ہے۔ سٹیلائٹ، جاسوسی کیمرے، نائٹ وژن، ائرسرویلنس، سپیشل فورسز پہاڑوں اور وادیوں کی خاک یوں چھاننے لگتے ہیں جیسے قارون کا خزانہ تلاش کر رہے ہوں۔ کیا حواری، کیا مداری سب ہی خوف سے کانپ اٹھتے ہیں۔ ڈیزی کٹر کی بارش تورا بورا کی پہاڑیوں پر ہوتی ہے لیکن گھن گرج کا اثر سینکڑوں میل دور بیٹھے حواریوں کے دل پر ہوتا ہے۔ خون تو قلعہ جنگی کے کنٹینروں میں بہتا ہے اور لرزہ کسی اور قوم پر طاری ہوتا ہے۔ اپاچی، چینوک، کوبرا کمال مہارت کا مظاہرہ تو کوہ ہندوکش کے پہاڑوں میں کرتے ہیں لیکن رعب 'زمینی حقائق' کے خوشہ چینوں پر طاری ہو جاتا ہے۔ تجزیات، اخبارات، کالمز، مذاکرات، تحقیقات، نظریات، فتاویٰ جات یہاں تک کہ 'دینیات' کا بھی تبصرہ یہی ٹھہرتا ہے کہ ''ملک بچ گیا، وطن کی خیر...!'' فاقہ کش، جاہل، دورِ جدید سے نابلد، جدید علوم و فنون سے بے علم، عقل سے



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اندھے، استعجالی، ظالم، وحشی، آدم خور، ایجنٹ، ہرکارے، قاتل، ملک دشمن، رجعت پسند اِن سب لفظوں کو جمع کر کے لفظ 'دہشت گرد' کا جامہ پہنا دیا جاتا ہے۔

بقول امام ابن تیمیہ:

"منافقت اور نفاق نے اپنی پیشانی کھول دی ہے۔ کفر و ہوس نے جبڑے نکال لیے ہیں اور قریب ہے کہ کتاب اللہ کے ستون کو جڑ سے اُکھاڑ کر پھینک دیا جائے۔ ایمان کی رسّی کو ٹکرے ٹکرے کر دیا جائے اور مؤمنون کے گھروں میں دوزخ کی تباہیاں نازل ہوں۔ اور یہ دین فاسق فاجر (امریکیوں[1]) کے غلبہ سے نیست و نابود ہو کر رہ جائے۔ جن لوگوں کے دلوں میں بیماری ہے ان کا گمان ہے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ان کے ساتھ صرف دھوکے اور غرور کا وعدہ کیا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا لشکر کبھی لوٹ کر اپنے اہل و عیال کے پاس نہیں جائے گا۔ "جب وہ تمہارے اوپر اور نیچے کی طرف سے تم پر چڑھ آئے۔ اور جب آنکھیں پھر گئیں اور دل مارے دہشت کے حلقوم تک پہنچ گئے اور تم اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔ وہاں مؤمن آزمائے گئے اور سخت طور پر ہلائے گئے۔" (احزاب: ۱۰)[2]

آج سے صرف گیارہ سال پہلے 'ایمان' ایک بندے کا قد و قامت کوہ ہمالہ سے بھی بلند و بالا کر دیتا ہے اور کئی 'غلامان' زمینی حقائق کی پستیوں میں ہمیشہ کے لیے غرق ہو جاتے ہیں۔ ذرا تصور تو کیجیے ۲۰۰۱ء سے لے کر ۲۰۱۲ء صرف گیارہ سال!! ایک بچے کی بلوغت تک پہنچنے کا عرصہ، سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کی تقریباً نصف مدت!! پاکستان کی انفرادی اوسط زندگی کا چوتھا حصہ!! گیارہ سال قوموں کی زندگی کا صرف ایک لمحہ!! صرف گیارہ سالوں میں ایک قوم نے عزت و رفعت کا وہ مقام حاصل کر کیا کہ فرعونِ اعظم امریکہ بھی 'قران' کی بے حرمتی پر 'تحریری معافی' کا خواستگار ہوتا ہے جبکہ ہمارے گھر سے

---

۱ اصل لفظ 'تاتاریوں' ہے، جسے ہم نے معنویت پیدا کرنے کے لیے 'امریکیوں' لکھا ہے۔

۲ 'تاریخ دعوت و عزیمت' از امام ابن تیمیہ



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



ہماری بیٹی اور بہن اُٹھالی جاتی ہے، بگرام اور امریکی جیلوں میں اس کی آبروریزی کے بعد، اپنی عزت کے تحفظ میں گولی چلانے پر ۸۶ سال کے لیے جیل میں گلنے سڑنے کے لیے پھینک دی جاتی ہے اور ہمارے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ آج ایک قوم برابری کی سطح پر قطر میں مذاکرات کرتی ہے اور ہمارے ایوانوں میں قصرِ سفید سے جاری ہونے والے حکم نامے کا انتظار کیا جاتا ہے۔ قندھار کا ایک فاقہ کش اپنے ربّ کی سرزمین پر عزت کے ساتھ کہیں رہتا ہے، مغرب تا مشرق اہل ایمان اس کے ساتھ عہدِ وفاداری استوار کرتے ہیں اور ہم مستقبل کی تاریخ میں میر جعفر و صادق کے ساتھ لکھے جانے والے 'شریفوں اور زرداریوں' کے ساتھ اپنا سر پھوڑ رہے ہیں۔

گیارہ سال پہلے جس رعونت آمیز لہجے نے صلیبی جنگ کی دھمکی دی تھی، وہ آج کچھ فاقہ کشوں کے وجود سے لرزہ براندام ہے اور ہم 'ڈومور' کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ 'زمینی حقائق' کے ماہرین آج انصاف کے خوف سے خود زمین ہی بدل لیتے ہیں۔ اہل نظر ایک توجہ ادھر بھی، سوال یہ نہیں کہ مدد کون کر رہا ہے، کہیں یہ تو نہیں، کہیں وہ تو نہیں، سوال تو یہ ہے کہ کھڑا کون رہا!!... اپاچی، چینوک، ہیل فائر کے سامنے کس نے صرف ربّ العالمین پر توکل کیا؟ کس کا جذبہ لہو بن کر بدنوں میں سرایت کر گیا؟ ذرا مادی اسباب سے نظر ہٹا کر الٰہی امداد پر بھی تو دھیان دیجیے... بدر، اُحد، احزاب کے معرکے تو تمہاری نظر میں تاریخ ٹھہرے لیکن شاہی کوٹ، مرجاہ، خوست، کنڑ، قندھار میں ہونے والے واقعات تو تمہارے سامنے رونما ہو رہے ہیں!! اگر عقل اور نظر مختلف سازشوں کو سمجھتے سمجھتے خود سازشی نہ ہو گئی ہو تو پھر غور کرو کہ تمہارے ارد گرد 'اللہ کی سنت' رونما ہو رہی ہے اور تم اللہ کی سنت میں ہرگز کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔ اگر ہو سکے تو خود انہی کی گواہیوں پر نظر ڈال لو:

④ ۲۲ دسمبر ۲۰۰۹ء: جنرل مائیکل ٹی فلن General Michael T filin افغانستان میں امریکی خفیہ ایجنسی کا اعلیٰ آفیسر:

"۲۰۱۰ء میں طالبان کے حملوں میں اضافہ ہونے کا امکان ہے۔ یہ حملے ۲۰۰۷ء سے ہی ۳۰۰ فیصد بڑھ چکے ہیں اور ۲۰۰۸ء میں ان میں ۶۰ فیصد اضافہ ہوا ہے۔"

⑤ ۲۰۰۹ء: نیٹو کی خفیہ ایجنسی کی رپورٹ:

"طالبان کے پاس تقریباً ۲۵۰۰۰ حوصلہ مند جنگجو موجود ہیں۔ تقریباً اتنے ہی جتنے



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



کہ ۹/۱۱ کے حملوں سے پہلے تھے، اس سے بھی زیادہ جو کہ ۲۰۰۵ء میں تھے۔"

⑥ اگست ۲۰۰۹ء جنرل سٹینلے میک کرسٹل، افغانستان میں امریکی فوج کا سربراہ... وال سٹریٹ جرنل سے ایک انٹرویو:

"طالبان نے ہم پر فوقیت حاصل کر لی ہے۔ اُنہوں نے بڑے جارحانہ انداز میں اپنا اثر و رسوخ شمال تا جنوب تک پھیلا دیا ہے۔ آنے والے دنوں میں امریکی فوج کی حکمتِ عملی اپنی پیش قدمی کو روک کر افغانوں کی حفاظت تک محدود ہو گی، اور یہ بھی بڑا مشکل کام ہے۔"

⑦ ۲۰۰۹ء: جان مکین John McCain امریکی سینیٹر:

"ہم افغانستان میں جنگ ہار رہے ہیں۔"

⑧ ۶ جون ۲۰۱۱ء: امریکی وزیر دفاع رابرٹ گیٹس اور جنرل ڈیوڈ پٹریاس... ABC NEWS سے انٹرویو:

"امریکہ کے ۲ اعلیٰ ترین عہدے داروں نے یہ کہنے سے انکار کر دیا کہ وہ افغانستان میں جنگ جیت رہے ہیں۔"

⑨ ۲۰۱۱ء: شیرڈ کوپر کولز Sherad Coper Coles... ۲۰۰۷ء تا ۲۰۱۰ء افغانستان میں برطانوی سفیر:

"یہ کہنا خوش فہمی ہے کہ ہم افغانستان میں جنگ جیت رہے ہیں۔"

⑩ ۲۰۱۱ء: جولین گلور (Julian Glover): دی گارڈین کا لیڈر رائٹر... برطانوی وزیر اعظم ڈیوڈ کیمرون کا تقریر نویس:

"افغان جنگ ہاری جا چکی ہے۔ اب الزام کون لے گا؟"

⑪ ۲۰۱۲ء: کرنل ڈینئل ایل ڈیوس Lt Col Daniel L Davis.. آرمڈ فورس جرنل:

"اپنی سرکاری ذمہ داریوں کے برعکس، مجھے یہ کہنا پڑتا ہے کہ ہم افغانستان میں جنگ ہار رہے ہیں۔"

## صلیبی فوج کے جانی و مالی نقصانات

آئیں لگے ہاتھوں صلیبی فوج کے نقصانات پر بھی ایک نظر ڈال لیتے ہیں۔ نیٹو اور مختلف



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



مغربی ذرائع ابلاغ کے اعداد و شمار کے مطابق افغانستان میں ہونے والے نقصانات کی تفصیل:

۲۰۰۱ء سے لے کر جنوری ۲۰۱۲ء تک اموات و زخمی

- نیٹو اموات کی کل تعداد: ۲۹۳۰
- ۶ جون ۲۰۱۱ء تک نام نہاد امن کے امریکی ٹھیکے داروں کی کل اموات: ۷۶۳ (اس میں صرف وہ امریکی شہری شامل ہیں جو افغانستان میں مختلف خدمات سرانجام دے رہے تھے)
- اپریل ۲۰۱۱ء تک افغان فوجیوں کی کل اموات: ۸۷۵۶
- زخمی: مئی ۲۰۱۱ء تک صرف امریکی زخمیوں کی کل تعداد ۲۵۱۹۶ (اس میں دیگر نیٹو ممالک کے فوجی شامل نہیں ہیں) جبکہ AntiWar.com کے مطابق تقریباً ایک لاکھ فوجی زخمی ہیں۔
- مئی ۲۰۱۱ء تک امن کے امریکی ٹھیکے داروں کی کل تعداد ۱۰۳۴۳ (صرف امریکی شہری)
- مئی ۲۰۱۱ء تک افغان فوجیوں کی کل تعداد ۲۶۲۶۸

اس کے علاوہ جنگ سے واپس چلے جانے والوں کا پیچھا شاید مظلوموں کی بد دعائیں نہیں چھوڑتیں اور وہ مکافاتِ عمل کا شکار ہو کر رہتے ہیں۔ تازہ ترین اعداد شمار کے مطابق ہر روز ۱۸ فوجی خودکشی کی کوشش کرتے ہیں۔ ۲۰۱۰ء تک تقریباً ۱۵۰۰۰ امریکی فوجی جو کہ جنگ سے واپس لوٹے ہیں، خودکشی اور مختلف حادثات میں اپنی جان گنوا چکے ہیں اور اس تعداد میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ یاد رہے کہ یہ تعداد میدانِ جنگ میں جان گنوانے والے فوجیوں سے دگنا ہے۔ اس میں ۳۰۰۰ وہ فوجی شامل نہیں ہیں جو کہ میدانِ جنگ میں اپنی جان خود اپنے ہاتھوں لے چکے ہیں۔

سابقہ فوجیوں سے متعلقہ وزارت کے اعداد و شمار کے مطابق عراق اور افغانستان میں خدمات سرانجام دینے والے فوجیوں میں سے ۵۸ ہزار فوجی اپنی سماعت مکمل طور پر کھو چکے ہیں، اور ۷۰ ہزار ایسے ہیں جن کے کان بجتے رہتے ہیں۔ جبکہ مختلف نفسیاتی اور دماغی الجھنوں PTSD کے شکار فوجیوں کی تعداد تین لاکھ تک جا پہنچی ہے جس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

اوپر والی تفصیل میں جنگی آلاتِ حرب کی تباہی کی لاگت شامل نہیں ہے جو ایک محتاط



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



اندازے کے مطابق ۲۳۸ ملین ڈالر بنتی ہے۔

## طالبان کے اعداد و شمار کے مطابق اموات کی تعداد

اختصار کے پیش نظر صرف دو سال کی رپورٹس کے مطابق

- ۲۰۱۰ء میں صلیبی ہلاکتوں کی تعداد ۱۳۸۴۵
- ۲۰۱۱ء میں صلیبی ہلاکتوں کی تعداد ۱۱۶۵۶

یہاں یہ کہا جاسکتا ہے کہ جس طرح اتحادی فوج کے فراہم کردہ اعداد و شمار ماننے میں نہیں آتے، وہاں مجاہدین کے اعداد و شمار بھی حقیقت کی پوری عکاسی نہیں کرتے۔ شاید یہ اسی میڈیا وار کا حصہ ہے جو دو بر سرپیکار دشمنوں کے درمیان جاری رہتی ہے لیکن ایک بات یقینی ہے کہ صلیبی افواج کو اس جنگ میں ناقابل تلافی جانی، مالی اور ذہنی نقصان کا سامنا ہے۔

اس کی معیشت پر ہونے والے اثرات اس کے علاوہ ہیں جس میں صرف معاشی انڈیکیٹرز (indicators) کی بات کی جائے، تو ۲۰۱۱ء میں امریکہ کی کریڈٹ ریٹنگ تاریخ میں پہلی دفعہ AAA سے AA پر آچکی ہے اور امریکہ کا اندرونی قرضہ ۱۴،۳ ٹریلین ڈالر تک پہنچ گیا ہے جو اس کی کل جی ڈی پی کے برابر ہے۔ یوں رقم کے لحاظ سے یہ دنیا کا سب سے بڑا مقروض ملک بن گیا ہے۔ واضح رہے کہ امریکہ کا کل قرضہ (اندرونی و بیرونی) ۱۱۴،۳۲ کھرب ڈالر ہے۔ امریکہ میں امیر اور غریب کا فرق بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے، ۲۰۱۱ء میں تقریباً دس لاکھ کاروبار اور کارخانے کام نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو گئے ہیں۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ایک کروڑ اڑتیس لاکھ اور غیر سرکاری اعداد و شمار کے مطابق ڈھائی کروڑ امریکی بے روزگار ہیں۔

امریکی حکومت نے بیرونِ ممالک سے اربوں ڈالر قرضے لیے تھے تاکہ اپنے تجارتی اور کاروباری اداروں کو سبسڈی فراہم کرکے بند ہونے سے بچایا جاسکے۔ اس پالیسی کے سب سے بڑے مخالف خود عوام ہیں کیونکہ اس سے فائدہ اٹھانے والے کروڑ پتی اور ارب پتی ہیں۔ اس کا مشاہدہ ہم Capture Wall Street کی تحریک میں کرچکے ہیں۔ یہ غلط فہمی نہ رہے کہ یہ نقصانات جنگ کے علاوہ کسی اور وجہ سے معرضِ وجود میں آئے ہیں، یہ اثرات اسی جنگ کا نتیجہ ہیں جس کی گواہی خود امریکی ماہرین معاشیات دے چکے ہیں، اسی وجہ سے



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com



آنے والے سالوں میں اُن کی خواہش یہ ہے کہ میدانِ جنگ سے دور رہ کر اپنے حامیوں کو اِس جنگ میں دھکیل دیا جائے۔

مستقبل کی جنگ میں حکمتِ عملی کے تحت جن خطوں سے خطرہ ہے، ادھر لاکھوں کی زمینی فوج اُتارنے کے بجائے چند ہزار فوجیوں پر مشتمل اڈوں کے قیام کو ترجیح دی جائے گی اور عام فوج کے بجائے کمانڈو دستوں کے حجم میں اضافہ کیا جائے گا جبکہ حواری ممالک کی فوج کو لڑنے کے لیے استعمال کیا جائے گا۔ یاد رہے کہ امریکہ اپنی فوج میں ۱۱ فیصد کٹوتی کا اعلان کر چکا ہے جو کہ جنگ کے ناقابل برداشت اخراجات سے بچنے کی ہی کوشش ہے۔

آج سے گیارہ سال قبل 'زمینی حقائق' کے ماہرین نے جو اندازے لگائے تھے، وہ کتنے غلط اور ایک اللہ پر ایمان رکھنے والے کے الفاظ کتنے سچے نکلے۔ "جو اللہ پر بھروسہ کرے گا اللہ اس کی مدد کرے گا۔"

اس حادثہ کے تمام اسرار منکشف ہو چکے۔ دلوں کے راز باہر نکل آئے ہیں، اب یہ واضح ہو گیا ہے کہ ہماری اکثریت اپنے ربّ کی خیانت کر رہی ہے۔ وہ آج بھی مال (ڈالر و پاؤنڈ) کے پہلے سے زیادہ حریص ہیں۔ ان کے برعکس اپنے ایمان میں صادق اور سنتِ نبوی کا پیروکار اپنے ربّ کی حمد و ثنا میں لگا ہوا ہے۔ اس نے رسول اکرم ﷺ کی لائی ہوئی شریعت کو بھی سچ جانا ہے اور ان تمام حوادث وواقعات کو بھی جو اس کے مالک و پروردگار کی طرف سے ظہور پذیر ہوں گے۔ اس حادثہ میں ایک ایسی واضح، کامیاب و کامران جماعت دین پر قائم ہو گئی ہے جسے مخالفت کرنے والے کی مخالفت اور کوئی رسوائی یوم قیامت تک ضرر نہ پہنچا سکے گی۔ آج سے گیارہ سال قبل لوگ تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے تھے، بقول امام ابن تیمیہ:

> "یہاں ہم انسانوں کو تین گروہوں میں تقسیم کرتے ہیں: ۱) ایک گروہ جو کہ دین کی نصرت و حمایت میں کوشاں ہے۔ ۲) دوسرا گروہ جو کہ دین کو رسوا کرنے پر تلا ہوا ہے۔ ۳) تیسرا گروہ جو دین اسلام سے خارج ہے۔" (تاریخ دعوت و عزیمت)

صرف چند سال ہی گزرے ہیں ساری زندگی نہیں، فیصلہ ابھی بھی ہمارے ہاتھوں میں ہے کہ اپنا وزن ان تین گروہوں میں سے کس کے پلڑے میں ڈالنا ہے!! | بشکریہ مجلہ ایقاظ |



محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ